سندھ میں زراعت، ہاری اور خواتین کے مسائل

پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی ۶۵ فیصد آبادی کا انحصار زراعت اور اس سے منسلک صنعتوں پر ہے۔ پاکستان کی ستر فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔

یہ ایک انتہائی افسوسناک حقیقت ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد بھی سندھ میں ہاری اور زرعی مزدور بدترین وڈیرہ شاہی نظام کا شکار ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں نواب شاہ کے ایک ڈپٹی کمشنر مسعود کھدر پوش نے اپنی مشہور ہاری رپورٹ میں ہاری کی حالت زار بیان کرتے ہوئے لکھا تھا ''انسان، حیوان ناطق ہوتے ہوئے بھی پالتو جانوروں کی طرح مشقت میں جتے رہتے ہیں نہ انہیں کوئی مراعات حاصل ہیں نہ ہی کوئی حقوق'' اور اب تین تین بڑی زرعی اصلاحات اور مزارعت (Tenancy) کے قوانین میں تبدیلیوں کے بعد سندھ میں آج بھی ''ستر لاکھ انسان'' جبری مشقت پر مجبور ہیں۔ یہ ہولناک انکشاف اقوام متحدہ کے ایک ذیلی ادارے ''آئی ایل او'' (International Labour Organization) کے سروے کے نتیجے میں سامنے آیا۔

پاکستان میں زرعی آراضی کی تقسیم کی معروضی حالت:

اقوام متحدہ کے ادارے ا۔۔ مک ڈیولپمنٹ کی رپورٹ کے مطابق ملک کی مجموعی آبادی کے ۹۳ فیصد چھوٹے کاشتکاروں کے پاس پاکستان کی ۳۷ فیصد آراضی ہے جبکہ آبادی کے ۷ فیصد بڑے زمینداروں کے پاس ۶۷ فیصد آراضی ہے۔

صوبے	چھوٹے کاشتکاروں کا حصہ	بڑے زمینداروں کا حصہ

☆ سابق چیئرمین شعبہ اسلامک کلچر سندھ یونیورسٹی جامشورو۔ خادم مجلس صیانۃ المسلمین

پنجاب	۸۰ فیصد کے پاس زرعی آراضی کا ۷/ فیصد حصہ ہے	آبادی کے 0.5 آراضی ۲۰ فیصد پر قابض ہیں	
سندھ	۶۰ فیصد کے پاس ۱۳ فیصد آراضی ہے	آبادی کا ایک فیصد ۳۰/ حصہ فیصد پر قابض ہے	
سرحد	۷۲ فیصد کے پاس صرف ۸ فیصد آراضی ہے	آبادی کا ایک فیصد ۱۳ فیصد آراضی پر قابض ہیں	
بلوچستان	۹۰ فیصد کاشتکار آراضی کی ملکیت سے محروم ہیں	۹۰ فیصد آراضی پر مینگل مری جمالی بگٹی اور براہویوں کے سردار قابض ہیں	

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کے چھپن سال بعد بھی محروم طبقات کی مراعات میں اضافہ نہیں ہوا وہ اب بھی ناامیدی مالی پریشانی اور اپنے خاندان کی عصمت کے تحفظ کے خوف کی فضا میں جیتے ہیں۔ ایسے حالات میں کاشتکار یکسوئی پوری توجہ محنت اور لگن کے ساتھ کیونکر کام کرسکتا ہے جس کے نتیجے میں ہماری زرعی پیداوار بہت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ انتہا یہ ہے کہ ہم گندم جیسی اہم پیداوار میں خود کفیل نہیں ہیں جبکہ ہمارے پڑوسی ممالک کی زرعی پیداوار میں اور ان کے خودکفالتی زرعی نظام میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

حالات گہرے غور و خوض کا تقاضا کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم رب کائنات کی الہامی اقتصادی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کریں جو عدل پر مبنی حقیقی اور مستقل قوانین کا درجہ رکھتی ہیں اور ہر حال میں واجب العمل ہیں جن کے تحفظ اور نفاذ کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ ان ربانی ہدایات پر عمل کر کے ہم آخرت کی عیشہ راضیہ اور جنت سے پہلے اس دنیا میں بھی امن و سکون اور خوشگوار زندگی حاصل کر سکتے ہیں جس کو قرآن نے حیات طیبہ اور حیات حسنہ سے عبارت فرمایا ہے۔

ان ربانی تعلیمات کی ایک اہم قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کی بنیاد، انسانی وحدت و مساوات کے نظریے پر ہے۔ تمام انسان پیدائشی طور پر مساوی اور برابری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک انسان انسانیت کے لحاظ سے جن حقوق کا مستحق ہوتا ہے ہر دوسرا انسان بھی برابری کے ساتھ ان حقوق کا مستحق ہوتا ہے۔

ان بنیادی حقوق میں سے پہلا حق، تحفظ کے ساتھ اپنی طبعی زندگی گزارنے کا حق ہے۔ دوسرا حق اپنے ذاتی امور آزاد مرضی سے خود طے کرنا، تیسرا ذاتی ملکیت کا حق، چوتھا قانونی مساوات کا حق ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ قدرتی وسائل دولت اور ملکی ذرائع آمدنی پر معاشرے کے چند لوگوں کی اجارہ داری اور بالادستی قائم نہ ہونے پائے کہ دوسرے لوگ محرومی کا شکار بنیں اسی طرح ملکی اور قومی دولت کی گردش کا دائرہ چند بڑے لوگوں کے درمیان محدود نہ ہونے پائے بلکہ وہ معاشرے کے تمام افراد تک وسیع اور پھیلا ہوا ہو، سب آزادی اور عزت نفس کے ساتھ اس سے مستفید ہوسکیں، بصورت دیگر پورا معاشرہ بدامنی و بے چینی اور بربادی کا شکار ہوکر رہتا ہے۔ معاشی عدم توازن ضرور باہمی نزاع وتصادم کا سبب بنتا ہے۔

زمینوں کا ارتکاز:

اسلامی احکام سے روگردانی کی وجہ دولت کا بیجا ارتکاز صرف زمینوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ دولت کے ہر شعبے میں موجود ہے۔ موجودہ زمینداری نظام میں جو خرابیاں واضح نظر آتی ہیں ان کے انسداد کے لئے ہم درج ذیل اسلامی احکامات سے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔

۱۔ شرعی وراثت کے احکام پر پوری طرح عمل کیا جائے اور ان احکام کو مؤثر بہ ماضی (Retrospective) قرار دیا جائے کیونکہ جس کسی شخص نے کسی دوسرے وارث کا حق پامال کرکے اس پر قبضہ کیا ہے اس کی مالکیت ناجائز ہے اور وہ ہمیشہ ناجائز ہی رہے گا جب تک اسے اصل مالک کو نہ لوٹایا جائے۔ خاص طور پر خواتین کے حقوق وراثت بہت زیادہ رواجی طور پر تلف قرار پائے ہیں ان حقداروں کو ان کا حق دلایا جائے اس کے لئے علیحدہ سے عدالتی ٹریبونل قائم کیا جائے تاکہ ان کے مقدمات کا تصفیہ جلد اور باقاعدگی سے عمل میں آسکے۔

۲۔ غیر مملوک بنجر زمینوں کی آبادکاری کے تحت اگر کسی زمیندار نے خود یا تنخواہ دار مزدوروں کے ذریعے زمین آباد کی ہے تب تو وہ اس کا ملک ہے لیکن اگر اس نے آبادی ہی کاشتکاروں کے ذریعہ کروائی ہے تو پھر آباد شدہ زمین کا مالک انہی کاشت کاروں کو قرار دیا جائے جنہوں نے وہ زمین آباد کی تھی۔

۲۵۔ عبدالسلام خورشید، ڈاکٹر/صحافت، پاکستان و ہند میں/لاہور ۱۹۸۲ء
۲۶۔ غلام علی الانا، ڈاکٹر/پاکستان کی تحریک میں سندھ کا حصہ/کراچی، ۱۹۸۳ء
۲۷۔ غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر/جدوجہد آزادی میں پنجاب کا کردار/لاہور ۱۹۹۶ء
۲۸۔ فوزیہ اسحاق، ڈاکٹر/روزنامہ احسان (تاریخی اور تنقیدی جائزہ قلمی) لاہور/۱۹۷۵ء
۲۹۔ فوزیہ اسحاق، ڈاکٹر/حمید نظامی بحیثیت صحافی/لاہور ۱۹۹۶ء
۳۰۔ کمال الدین احمد/صحافت وادی بولان میں/کوئٹہ ۱۹۷۸ء
۳۱۔ مختار زمن/تحریک پاکستان میں طلبہ کا کردار/کراچی ۱۹۸۶ء
۳۲۔ محمد ایوب خان تحریک پاکستان اور جالندھر/لاہور ۲۰۰۲ء
۳۳۔ محمد لائق زرداری، ڈاکٹر/تحریک پاکستان میں سندھ کا حصہ (سندھی)/مورو نواب شاہ/۱۹۸۴ء
۳۴۔ محمد شفیع صابر/قائداعظم اور صوبہ سرحد/پشاور/لاہور ۱۹۷۶ء
۳۵۔ مسکین علی حجازی، ڈاکٹر/پاکستان و ہندو مسلم صحافت کی مختصر ترین تاریخ/لاہور ۱۹۸۹ء
۳۶۔ ولی مظہر/عظیم قائد عظیم تحریک (جلد اول)/ملتان، ۱۹۸۲ء
۳۷۔ ولی مظہر/عظیم قائد عظیم تحریک (جلد دوم)/ملتان، ۱۹۸۳ء

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

بانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی،

بلغ العلی بکمالہ	فاق الوری بنوالہ
کشف الدجی بجمالہ	شمس ذکت بفعالہ
حسنت جمیع خصالہ	من ھدیہ ومقالہ
صلوا علیہ وآلہ	قدراً لفضلہ وجلالہ

آپ اپنے کمال سے بلندیوں پر پہنچے اور اپنی سخاوت سے کائنات پر چھا گئے
اپنے جمال سے اندھیروں کو دور کیا آپ کے مبارک افعال واعمال سے سورج نے روشنی پائی
آپ کے تمام خصال حسین ہیں آپ کی سیرت اور گفتار سے
آپ پر اور آپ کی آل اولاد پر درود بھیجو آپ کے فضائل اور جلالت قدر کے پیش نظر